نظم: محنت کی برکات

مولانا الطاف حسین حالی

بند نمبر ۱:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی فضیلت نہ عزت نہ فرما روائی
نہال اس گلستان میں جتنے بڑے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

تشریح:

مولانا حالی نے مسدس مدو جزر اسلام لکھی جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے حالی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا اپنی نظموں کے ذریعے قوم وملت کو بیداری کا پیغام دیا. صداقت وواقعیت احساس دردمندی سادگی بے تکلفی روانی اور برجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں انہوں نے جوش سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انہی خوبیوں کا خیال رکھا ہے. شاعر اس شعر میں محنت ومشقت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مشقت کو بے عزتی اور شرمندگی کا سبب نہیں سمجھا وہ وہی لوگ کامران وکامیاب ہوئے ان کو ہی بڑائی اور ترقی ملی۔ جس نے بھی اس دنیا میں تکلیف اٹھائی وہ ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوا مسلسل محنت مشقت اور لگن کامیابی کی کنجی ہے یہ دنیا عمل کا میدان ہے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے

یہاں جدوجہد اور مقابلے کے بغیر کسی کو بڑا مقام عزت و احترام اور حکومت نہیں ملی. انسان کو چاہیے کہ محنت و مشقت کرنے سے کبھی نہ گھبرائے اور اپنے ارادے نہ بدلے جہاں تک ہو سکے اپنے کام خود درست کرے۔

بشر کو لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام اپنے سنوارے

انسان کو چاہیے کہ اپنے جیسے کسی انسان کا سہارا نہ لے اور صرف اللہ سے مدد مانگے کیونکہ اللہ کے سوا دنیا کے سب سہارے اور طاقت تھوڑے وقت کے لیے اور غیر مستقل ہے انسان ہو یا حیوان پرندے ہو یا جانور سب کی زندگی کی بقا کا انحصار محنت میں پوشیدہ ہے کام کرنے میں ہی انسان کا وقار ہے کامیابی اور کامرانی کی ضمانت محنت اور مشقت ہے یہ ایسی صلاحیت ہے جس کا ثمر ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام کرنا
وہ جانتی ہے آخر محنت سے کام کرنا

اسی طرح باغ میں پہلے چھوٹا پودا لگتا ہے پھر وہ آہستہ آہستہ تنا درخت بنتا ہے اسی طرح ہم دنیا میں جو بھی کامیاب لوگ دیکھتے ہیں وہ رات و رات اس مقام پر نہیں پہنچے مگر یہاں پہنچنے کے لیے انہوں نے دن رات محنت کی ہے یعنی محنت ایک بتدریج اور مسلسل عمل ہے یہ کوئی وقتی شے نہیں ہے. بقول شاعر

بند نمبر ۲:

یہ بو نصر تھا نوع میں ہم سے بالا — **نہ تھا بو علی کچھ جہاں سے نرالا**

طبیعت کو بچپن سے محنت میں ڈھالا — **ہوئے اس لیے صاحب قدر والا**

اگر فکر کسب ہنر تم کو بھی ہو

تمھیں پھر ابو نصر اور بو علی ہو۔

تشریح:

مولانا حالی نے مسدس مدو جزر اسلام لکھی جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے حالی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا اپنی نظموں کے ذریعے قوم وملت کو بیداری کا پیغام دیا. صداقت وواقعیت احساس دردمندی سادگی بے تکلفی روانی اور برجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں انہوں نے جوش سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انہی خوبیوں کا خیال رکھا ہے. اس شعر میں مولانا حالی بونصر اور بو علی سینا کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

فارابی کی ابتدائی زندگی نہایت ہی غربت اور تنگدستی میں گزری مگر غربت و تنگدستی ان کے علم و جستجو پر غالب نہ ہو سکی ان کو ارسطو کے بعد دوسرا بڑا فلسفی کہا جاتا ہے۔انہوں نے علم ریاضی طب فلسفہ اور موسیقی میں بڑا نام کمایا اسی طرح بو علی سینا جو دنیا کے ممتاز طبیب مفکر اور فلسفی ہیں. وہ جامع العلوم شخصیت تھے ابن سینا کے نام پر ہی آج ادویات کو میڈیسن کہا جاتا ہے۔

جو محنت کرے وہی سرفراز

ہے محنت میں انسان کی عظمت کا راز

اس بند میں مولانا حالی کہتے ہیں کہ ابو نصر ہو یا بو علی سینا وہ بھی ہم جیسے ہی انسان تھے نہ کہ کوئی مافوق الفطرت مخلوق. انہوں نے بھی اپنی محنت کے بل بوتے پر دنیا میں نام بنایا ہے انہوں نے بچپن سے ہی اپنے اپ کو محنت کا عادی بنایا اپنی محنت کی بدولت ہی انہوں نے شہرت اور ناموری حاصل کی اور اب رہتی دنیا تک ان کا علمی نام لوگوں کی رہنمائی کرتا رہے گا. یہ اہل علم تم لوگوں کے لیے مشعل راہ ہیں ویسے بھی کہتے ہیں کے نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا اگر تم بھی باہنر اور باصلاحیت ہو اور محنت پر یقین رکھنے والے ہو تو تم بھی اپنے وقت کے بونصر فارابی اور بو علی سینا ہو گے۔ دنیا تمہاری معترف ہو گی،اور رہتی دنیا تک تم لوگوں کا نام بھی رہے گا۔
بقول شاعر

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ

جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

بند نمبر ۳:

اسی طرح یا اہل ہمت ہیں جتنے کمر بستہ ہیں کام پر اپنے اپنے
جہاں کی ہے سب دھوم دھام ان کے دم سے فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں ان کے
بغیر ان کے بے ساز و ساماں تھی مجلس
نہ ہوتے اگر یہ تو ویران تھی مجلس

تشریح:

مولانا حالی نے مسدس مدو جزر اسلام لکھی جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے حالی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا اپنی نظموں کے ذریعے قوم وملت کو بیداری کا پیغام دیا. صداقت وواقعیت احساس دردمندی سادگی بے تکلفی روانی اور برجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں انہوں نے جوش سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انہی خوبیوں کا خیال رکھا ہے. اس بند میں مولانا حالی نے اہل ہمت اور حوصلے والے لوگوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

بن محنت کچھ ہاتھ نہ آئے ناداری
محنت ایسا جادو جس سے ریت بنے پھلواری

اہل ہمت سے مراد وہ شخص ہے جو ہمت عزم اور حوصلہ رکھتا ہو اس کا مطلب ہے بہادر لچکدار اور مشکل حالات کا سامنا کرنے کے لیے کردار کی طاقت کا ہونا۔ یہاں اس کا ترجمہ حوصلے والے لوگ یا عزم والے لوگ کے طور پر کیا جا سکتا ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بہادری اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے **مشہور مقولہ ہے:**
ہمت مرداں مدد خدا یعنی اللہ باہمت لوگوں کا ساتھ دیتا ہے شاعر کہتا ہے کہ باہمت لوگ ہر وقت اپنے کام کے لیے تیار ہوتے ہیں نہ وہ سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نہ کسی ڈر اور خوف کا یہی وجہ ہے کہ دنیا میں انقلاب یا تبدیلی انہی لوگوں کی بدولت رونما ہوتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:
"انسان کے لیے وہی کچھ ہے، جس کے لیے اس نے کوشش کی"۔

امیر غریب شاہ وگدا سب انہی پر انحصار کرتے ہیں. بند کے آخری شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ یہ اہل ہمت اگر دنیا میں نہ ہوتے تو تو دنیا کی یہ مجلس رنگ و رونق سے خالی ہوتی انہی لوگوں نے دنیا کو حسن بخشا اگر یہی لوگ عزم و ہمت کا مظاہرہ نہ کرتے تو دنیا کی یہ مجلس بے آباد ہوتی انسان ترقی کی اس معراج پر کبھی نہ پہنچ پاتا

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیاد
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

بند نمبر ۴:

بشر کو ہے لازم کی ہمت نہ ہارے جہاں تک ہو کام اپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے کے ہیں عارضی زور، کمزور سارے
اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
صدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو

تشریح:

مولانا حالی نے مسدس مدوجزر اسلام لکھی جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے حالی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا اپنی نظموں کے ذریعے قوم و ملت کو بیداری کا پیغام دیا. صداقت و واقعیت احساس درد مندی سادگی بے تکلفی روانی اور برجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں انہوں نے جوش سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انہی خوبیوں کا خیال رکھا ہے۔ حالی کہتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ مشکل حالات میں ہمت نہ ہارے اللہ اور اپنے اپ پر بھروسہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو اپنے کام خود سنوارے کسی اور سے مدد نہ مانگے کیونکہ اللہ کے سوا سارے سہارے عارضی اور کمزور ہوتے ہیں۔انسان کو چاہیے کہ اپنے جیسے کسی انسان کا سہارا نہ لے۔اور صرف اللہ سے مدد مانگے۔کیونکہ اللہ کے سوا دنیا کے سب سہارے اور طاقت تھوڑے وقت کے لیے اور غیر مستقل ہے۔

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام کرنا
وہ جانتی ہے آخر محنت سے کام کرنا

دوسرے لوگ ہماری مدد کے لیے موجود اور تیار نہیں ہوں گے اس لیے اپنی صلاحیتوں کو بڑھا کر مشکلات اور آزمائشوں کا خود مقابلہ کرنا چاہیے۔جو شخص سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا ہے تو ذلت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔محنت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو زندہ رکھتی ہے اور محنت کے لیے آمادہ کرتی ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

الکاسب حبیب اللہ

ترجمہ: محنت کرنے والوں کو ہی اللہ دوست رکھتا ہے

جس طرح ایک اچھا دوست مشکل میں کام آتا ہے اسی طرح اللہ بھی محنت کی مشقت میں مبتلا اپنے دوست کو تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی مدد کرتا ہے اس بند میں مولانا حالی لوگوں کو اپنی مدد اپ کرنے کی تلقین کر رہے ہیں کہ اپنی محنت کے بل بوتے پر انسان کو اگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور صرف اللہ پر توکل کرنا چاہیے دوسرے کسی وقت بھی ساتھ چھوڑ سکتے ہیں مگر اللہ تعالی ضرور ساتھ دیتا ہے وہ اپنے دوست کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

خود بخود ٹوٹ کے گرتی نہیں زنجیر کبھی
بدلی جاتی ہے بدلتی نہیں تقدیر کبھی

بند نمبر ۵:

ہر اک ملک میں خیر و برکت ہے ان سے — ہر ایک قوم کی شان و شوکت ان سے
نجابت ہے ان سے شرافت ہے ان سے — شرف ان سے فخر ان سے عزت ہے ان سے
جفا کش بنو گر ہو عزت کے ہوخواں
کہ عزت کا ہے بھید ذلت میں پنہاں

تشریح:

مولانا حالی نے مسدس مدوجزر اسلام لکھی جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے حالی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا اپنی نظموں کے ذریعے قوم و ملت کو بیداری کا پیغام دیا. صداقت و واقعیت احساس درد مندی سادگی بے تکلفی روانی اور برجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں انہوں نے جوش سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انہی خوبیوں کا خیال رکھا ہے.

مولانا الطاف حسین حالی کہتے ہیں کہ محنت پر یقین رکھنے والے لوگوں کی بدولت ہی دنیا میں اس وقت بھلائی اور ترقی ہے دنیا بھر میں جتنی اقوام شان و شوکت کے بل پر اور عروج پر ہیں اس کی وجہ ان کی انتھک محنت ہے ایسی اقوام میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو سخاوت شرافت اخلاق حوصلے اور اعلی کردار کے حامل ہیں وہ محنت پر یقین رکھتے ہیں اس لیے وہ اپنی قوم کے لیے اعزاز فخر اور عزت کا باعث ہیں۔

محنت کرنے والے بازو آگ میں پھول کھلائیں

محنت سے سب کنکر پتھر موتی بنتے جائیں

بند کے آخری شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اگر تم بھی دنیا اور اخرت میں عزت چاہتے ہو تو جفاکش یعنی محنتی اور تمھاری عزت کا راز محنت میں ہی چھپا ہے **بقول شاعر**

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا

یعنی انسان کا اصل جوہر اس کی خوبی اور اس کی صلاحیت سامنے ہی تب آتی ہے جب وہ مسلسل محنت کرتا ہے تم بھی اپنے آپ کو محنت میں گم کرو ۔اللہ تمہیں عزت سے نواز دے گا ۔کیونکہ قانون قدرت بھی یہی ہے ،کہ اللہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اس لیے اگر تم محنت کرو گے تو عزت تمہارا مقدر بنے گی۔ بقول شاعر

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی

جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی

فضیلت نہ عزت نہ فرما روائی

قران مجید میں ارشاد ہے:

لیس بالسان الا ما سعی

"ہر انسان کو اس کی محنت کا ثمر ملتا ہے"

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جب مومن کوئی کام نہیں کرے گا تو پھر اپنا دین بیچ کر روٹی وغیرہ کھائے گا.